استمداد و توسل

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزمِ عشاق

جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

نیو پٹھان والا، جھنگ روڈ، فیصل آباد موبائل نمبر: 0300 666 17 55

﴿ استمدادوتوسل ﴾

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

اما بعد

فاعوذبالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیك یاسیدی یا رسول الله

وعلی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب الله

محترم قارئین کرام! توسل، تشفع، استعانت اور استمدادو استغاثہ تقریبا ہم معنی ہیں۔ان سے مراد وسیلہ، جتن، تقرب حاصل کرنا، طلب مدد، طلب نصرت، طلب رحمت، طلب فریادرسی ہی لیا گیا ہے۔اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ سے ایک برگزیدہ کے ذریعہ سوال کرنا۔

۲۔ سوال کرنے والا کسی زندہ بزرگ یا بزرگ کی روحانیت سے خطاب کرے۔

۳۔ کسی بزرگ کو مستمد و مستغاث کر کے خطاب کرے۔

ان تینوں صورتوں میں معذور شرعی وعقلی لازم نہیں آتا اور ممنوع نہیں ہے۔

''زمین اگاتی ہے ساگ ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز'' (سورۃ بقرہ)۔فعل کی نسبت زمین کی طرف کی گئی ہے۔''ہم قوت دیں گے تیرے بازو کو تیرے بھائی سے'' (سورۃ قصص)۔قوت بازو کی نسبت بھائی سے کی ہے۔''اس قرآن مجید کو بڑے طاقت ور زور آور فرشتے نے سکھایا'' (سورۃ نجم)۔سکھانے والا جبریل علیہ السلام کو کہا۔''کہہ دو تمہاری روح قبض کرنے کا ملک الموت جو تم پر مقرر ہے'' (سورۃ سجدۃ)۔روح قبض کرنے والا فرشتے کو کہا۔

غور کا مقام ہے کہ قرآن حکیم نے زمین کو اگانے والی۔ہارون علیہ السلام کو طاقت دینے والا۔ جبرائیل علیہ السلام کو قرآن سکھانے والا۔عزرائیل علیہ السلام کو روح قبض کرنے والا فرمایا ہے۔حالانکہ اسی کتاب پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔''رحمٰن نے قرآن مجید سکھایا'' (سورۃ رحمٰن)۔''اللہ روحیں قبض کرتا ہے ان کے مرنے کے وقت'' (سورۃ زمر)۔وہی ہے قوت دینے والا، وہی قادر مطلق اور فاعل حقیقی بلا شرکت غیرے۔اس طرح بظاہران آیات میں تضاد معلوم ہوتا ہے۔اسی طرح ارشاد ہے۔''بے شک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے'' (سورۃ فتح)۔''اور تو نے نہیں پھینکی ایک مٹھی خاک جس وقت کہ پھینکی تھی لیکن وہ اللہ نے پھینکی تھی'' (سورۃ انفال)۔''بے شک تو سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے'' (سورۃ شوریٰ)۔پھر ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔''تو ہدایت نہیں دے سکتا جس کو تو چاہے لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے'' (سورۃ القصص)۔

یہ ظاہر میں تضاد ہے لیکن حقیقت میں نہیں۔ان کی تطبیق یوں ہے کہ ایک میں حقیقت اور دوسرے میں مجاز کی طرف اشارہ ہے۔ حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت (عہد) کی جاتی ہے۔اصل میں پھینکنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور حقیقت میں وہی ہدایت دینے والا ہے لیکن ظاہر میں نبی کریم ﷺ نے بیعت لی۔ حضور ﷺ نے ہی خاک کی مٹھی پھینکی اور سرکار دو عالم ﷺ ہی ہدایت فرماتے تھے۔ظاہراس کا یہی ہے لیکن اس کے متضاد آیات قرآنی میں حقیقت کی طرف رجوع کرایا گیا ہے کیونکہ ہر ظاہر کی حقیقت' ہر ظاہر کا باطن' ہر ظاہر کے معنیٰ' ہر مجاز کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ مقصد یہی ہے کہ ظاہر اور مجاز میں پھنس کر مت کھو جاؤ۔اس کے اصل' اس کے باطن' اس کی حقیقت اس کے معنیٰ کو پہنچو۔ مقام غور ہے کہ جس طرح ہر ظاہر کا باطن ہے اسی طرح ہر حقیقت کا مجاز ہے اور ہر باطن کا ظاہر ہے۔ مجاز سے ہی حقیقت کا راستہ ملتا ہے اور باطن ظاہر میں نمایاں ہے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو توحید کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''میں تمہارے پاس آیا ہوں نشانیاں لے کر تمہارے رب کی طرف سے میں بتاؤں گا تمہارے واسطے مٹی سے پرندے کی شکل پھر اس میں پھونک ماروں گا تو ہو جائے گا اڑتا ہوا جانور۔ اور بھلا چنگا کردوں گا مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اور زندہ کروں گا مردوں کو'' (سورۃ آل عمران)۔ یہاں اندھے اور کوڑھی کو شفا دینے والا' پرندے کو زندہ کرنے والا' غیب کے احوال بتانے والا آپ نے آپ کو کہا۔ ان سب افعال کی نسبت اپنے ساتھ کی ہے۔

اسی طرح حدیث شفاعت میں ارشاد ہوتا ہے کہ بروز حشر مخلوق سب نبیوں سے فریاد کرے گی پھر نبی کریم ﷺ سے فریاد کرے گی حالانکہ فریادرس وہی ذات واحدہ لاشریک ہی ہے۔ میدان محشر میں بھی جب کہ ہر چیز عیاں ہو گی۔مخلوق توسل اور استمداد کی تلاش کرے گی جس وقت کہ حقیقت عریاں اور ظاہر ہو گی۔سورۃ شوریٰ میں ارشاد ہوتا ہے۔ ''اللہ پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے۔عطا فرماتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں اور عطا فرماتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹے یا ان دونوں قسموں کو ملا کر اور بنا دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بانجھ بناتا ہے'' (سورۃ شوریٰ)۔ یہاں بیٹے اور بیٹیوں کا پیدا ہونا اور عطا ہونا بحکم الٰہی مذکور ہے۔ جس میں تبدیلی ممکن نہیں کیونکہ حکم صریح ہے لیکن اس کے باوجود ایسے مریض علاج معالجہ کراتے ہیں اور بعض اوقات ادویات بھی کامیاب ہوتی ہیں اور کہنے والے کہتے ہیں کہ مجھے فلاں طبیب یا ڈاکٹر سے فائدہ ہوا اور فلاں کے علاج سے مجھے بیٹا عطا ہوا۔

استعانت اور استمداد کے تین محل ہیں۔ موجودہ زندگی' برزخ' قیامت۔ مقام برزخ اکثر کے نزدیک متنازعہ ہے پہلی اور تیسری میں اختلاف کم ہے۔ ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو'' (سورۃ مائدہ)۔ وسیلہ وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا تقرب کیا جائے۔ ذات ہو یا فعل یا قول حقیقتاً ذوات فاضلہ کو اعمال صادرہ پر بدرجہا فوقیت حاصل ہے۔ مثلاً افعال کو مالک کائنات ﷺ کی

ذات سے کیا مناسبت ہے۔ ایسے مقامات پر ذات مراد لینا زیادہ موزوں و مناسب ہے نیز اعمال بھی تو حضور ﷺ کے وسیلہ سے اعمال صالحہ کہلا سکتے ہیں ورنہ کفار کے اعمال کی قرآن پاک نے کوئی وقعت نہیں رکھی۔ ارشادات قرآنی ملاحظہ فرمائیے۔

توسل اور استمداد کی تین اقسام ہیں۔ توسل بالاعمال، توسل بالجاہ، توسل سفارش از انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمۃ اللہ علیہم یہاں بھی نمبر تین پر اختلاف ہے۔ صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ محبوب کریم ﷺ صعالیک مہاجرین کے توسل سے استفتاح فرمایا کرتے تھے یعنی جنگ و جدل میں غریب مہاجرین کی توسل سے فتح و نصرت کی دعا مانگا کرتے تھے۔ جب محبوب کبریاء ﷺ اپنے امتیوں کے توسل سے دعا فرماویں تو امتیوں کی محبوب کریم ﷺ کے توسل سے دعا پر اعتراض کے کیا معنی ہیں؟ ''اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا تیرے پاس آ جاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور معافی چاہتا ان کے لئے رسول (ﷺ) تو ضرور پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان'' (سورۃ نساء)۔ یہ شرط لگانا کہ وہ تیرے حضور آئیں اور تو ان کی سفارش کرے تو ہم معاف فرمائیں گے قابل غور ہے حالانکہ وہی ہے بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا۔ غور کرنے کے لئے تو یہی ایک آیت کافی ہے۔

استمداد از انبیاء پر شاید اعتراض نہ ہو استمداد بالاولیاء رحمۃ اللہ علیہم کی مخالفت عام ہے۔ فرمایا جان رحمت ﷺ نے ا''پنی حاجتوں کو میری امت کے مہربان لوگوں سے مانگو تم دیئے جاؤ گے اور تمہارے حاجات پوری کی جائیں گی۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت میرے مہربان بندوں میں ہے'' (طبرانی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ)۔ فرمایا جان رحمت ﷺ نے ''جو چاہے مدد تو چاہئے کہ کہے اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اللہ تم پر رحم کرے گا'' (طبرانی عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ)۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''جب اہل حاجات اللہ کے پیاروں سے جو زندہ ہوں یا فوت شدہ خوف و ہلاکت کے مقامات میں مدد طلب کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ان خدا کے پیاروں نے حاضر ہو کر ان سے بلا کو دفع کیا''۔ ان اللہ رجالا یرزقون بھا و لا ینظرون بھا ''بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے بہت سے بندے ہیں جن کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے اور جن کے طفیل بارش ہوتی ہے'' (حدیث)۔

☆ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک سے برکت حاصل کرتا ہوں اور جب ضرورت پیش آتی ہے تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر دو رکعت نفل گزارتا ہوں تو اللہ تعالیٰ صاحب قبر کی برکت سے میری حاجت پوری کر دیتا ہے (خیرات الحسان)۔

☆ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر اجابت دعا کے لئے تریاق مجرب ہے۔

☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں یزید کے ہمراہ قسطنطنیہ میں جہاد پر گئے اور وہیں شہید ہوئے۔ مسلمانوں نے انہیں شہر پناہ میں دفن کیا ہے۔ روم کے آدمی ہمیشہ ان کی قبر کی زیارت کو جاتے ہیں اور جب قحط پڑتا ہے تو ان کے توسل سے پانی مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ باران رحمت نازل فرماتے ہیں (اسد الغابہ)۔

☆ بادشاہ مملکت ولایت مجدد اعظم حضرت محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو کوئی رنج وغم میں مجھ سے دعا مانگے تو اس کا رنج وغم دور ہوگا جو کوئی سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارے تو وہ شدت دفع ہوگی اور جو کوئی کسی حاجت میں رب کی طرف مجھے وسیلہ بنائے تو اس کی حاجت پوری ہوگی (نزہتہ الخاطر)۔ اس روایت کی سند پر بڑے بڑے محدثین نے گواہی دی ہے چند نام ملاحظہ فرمائیے۔ شیخ مجدد الدین شریزی، شیخ محمد سعید زنجانی، شیخ شہاب الدین قسطلانی، امام عبداللہ یافعی، شیخ محمد یحییٰ الشنانی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ ابوالمعانی لاہوری، ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہم۔ بنظر غور تعصب سے بالاتر ہو کر ملاحظہ کریں تو جملہ اعتراضات کا حل اس میں موجود ہے۔

حدیث پاک سے مروی ہے۔ جب تم کسی امر میں متحیر ہو یعنی کار برآری میں مشکل پیش آوے تو اہل قبور سے مدد مانگو۔ شرعاً جس کو شرک کہتے ہیں اس کی تعریف سمجھ لیجئے۔ کسی وصف کو غیر اللہ کے لئے اس طریق سے ثابت کرنا جس طرح اور جس حیثیت سے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہے یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا علم قدیم، ازلی، ابدی غیر محدود اور محیط کلی ہے۔ اسی طرح کسی نبی یا رسول یا ولی کو بھی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ جملہ صفات کمالیہ کا مجمع اور تمام عیوب سے اور نقائص سے پاک اور منزہ ہے اسی طرح کوئی غیر بھی ہے۔ شرک آنست کہ غیر خدارا صفات مختصہ خدا اثبات نماید مثل تصرف در عالم باارادہ کہ تعبیر آں کن فیکون می شود یا علم ذاتی از غیر اکتساب بحواس و دلیل۔ عقل و مقام والہام مانند (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ)۔

گر نباید گوش رغبت کس
بر رسولاں بلاغ باشد و بس
یا محمد ﷺ بمن بے سرو ساماں مددے
قبلہ دین مددے کعبہ ایماں مددے
ماگدائم تو سلطان دو عالم شدہ
شاہ شاہاں مددے شاہ گدایاں مددے
لیس لی غیرك یا سید مکی مدنی
سوئیم افگن نظرے برمن حیراں مددے
عاصیم پر زگناہم و غریبی وارم

رحم فرما بر غریبی غریباں مددے
یا نبی کشتی امت بکف ہمت تست
اندریں ورطہ غم صدمہ طوفاں مددے

چند اعتراضات کے جواب

سوال:۔ ''اور تو کیا سمجھا ہے روز جزا کیا ہے پھر تو کیا سمجھا ہے روز جزا کیا ہے وہ وہ دن ہے کہ نہ فائدہ پہنچا سکے گا کوئی شخص یا نفس کسی نفس کو کچھ اور حکم اس دن اللہ ہی کا ہے'' (سورۃ انفطار)۔

جواب:۔ روز جزا کسی نبی یا ولی کو اللہ تعالیٰ سے مشارکت نہیں بلکہ اللہ کے اذن سے شفاعت ہوگی من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ سے یہ ثابت ہے۔ اگر اذن کے باوجود کسی نبی یا ولی کو فائدہ پہنچانے کی قدرت نہیں تو شفاعت بے معنی ہو جائے گی۔ تفسیر مدارک میں اس آیت کی تشریح یوں کی گئی ہے۔ ''وہ اس سے کوئی عذاب دور کرنے اور نفع پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتا' ہاں شفاعت باذن اللہ کا مالک ہے''۔

سوال:۔ ''کہہ دے کہ میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے یا برے کا مگر جو اللہ چاہے'' (سورۃ اعراف)۔

جواب:۔ یہاں بھلے اور برے سے مراد ہدایت و ضلالت ہے۔ تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ اس آیت کے معنی اظہار بندگی و عبودیت کے ہیں۔

سوال:۔ ''کہہ دو بھلا دیکھو تو سہی جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا مجھے دکھاؤ تو انہوں نے کیا پیدا کیا زمین میں یا ان کا کچھ ساجھا ہے آسمانوں میں'' (سورۃ احقاف)۔

جواب:۔ استمداد کی کسی صورت میں غیر مقدورات انسانی جو خاص مقدورات ربانی سے ہیں کس سے چاہا جاتا ہے؟

سوال:۔ ''تو عبادت کو اللہ کی خالص بنا کر۔ خبردار ہو جا۔ اللہ ہی کے لئے ہے خالص عبادت اور جنہوں نے بنا لئے ہیں دوسرے حمایتی اور کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو نزدیک کر دیں اللہ سے مرتبہ قرب میں'' (سورۃ زمر)۔

جواب:۔ مشرکین اللہ کے نائب شریک بتوں کو ٹھہراتے تھے اور حمایتی سے مراد اصنام ہیں۔

مختصر عرض ہے کہ ایسے تمام اعتراضات میں چند باتیں سمجھنے کی ہیں:۔

۱۔ مدد چاہنا اور بات ہے اور عبادت کرنا دوسری بات۔

۲۔ بالاستقلال جو چیز جناب الٰہی سے مخصوص ہے اس کا سوال کسی مخلوق سے جائز نہیں۔

۳۔ بت سے مدد چاہنا بزرگان دین سے مدد چاہنے کے مترادف نہیں کیونکہ انبیاء' شہدا اور اولیاء زندہ ہیں۔ ''جو خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ نہ کہو۔ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے''

(سوڑۃ بقرہ)۔ ''اور تو ان کو جو خدائی راہ میں مارے گئے مردہ نہ گمان کر بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں' ان کو روزی دی جاتی ہے'' (سورۃ آل عمران)۔ ارواح کو مدفون ہونے کے بعد بھی اجسام سے تعلق رہتا ہے اور ارواح طیبہ سے استمداد بطریق دعا ہے۔ بطریق پرستش اور نہ ہی بالاعتقاد قدرت تامہ''۔

۴۔ ایسی آیات کا شان نزول لازمی غور طلب ہے اور عمومی طور پر وہ کفار اور مشرکین کے متعلق ہیں اور توجہ اور استمداد بسد عبادت کا ذکر ہے۔

۵۔ ایسی آیات کا موقعہ محل بھی توجہ طلب ہے۔ جو آیات باطل معبودوں اور اصنام کے لئے نازل ہوئی ہیں انہیں انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کرنا غلط ہے۔

۶۔ ابرار کی نیکیاں بھی مقربین کے لئے بمنزلہ گناہ ہیں۔

سوال:۔ ''استمداد اور توسل کی جو صورتیں آج کل رائج ہیں ان کی مثال قرون ثلثہ میں نہیں ملتی۔ لہذا یہ بدعت ہے اور کل بدعة ضلالة۔

جواب:۔ بہت سے امور ایسے ہیں جو اس زمانہ کے بعد ہوئے ہیں مثلاً مسائل فقہ حنبلی' حدیث شریف کی کتابت' قرآن پاک کے عشرات اوقاف شدات مدات' نقاط و اعراب۔ قرآن پاک کے تحت لفظی تراجم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تراویح کی نماز کی نسبت فرماتے ہیں۔ فقال نعمت البدعة هذاه۔ علامہ ابن حجر ھشیمی رحمۃ اللہ علیہ'' بے شک بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر علمائے عظام کا اتفاق ہے''۔ ایسی سینکڑوں باتیں ہیں جو مصلحت وقتی کی وجہ سے ترویج دین میں قائم ہیں۔ مثلاً مساجد میں اوقات نماز لگانا۔ ماہ رمضان میں سحری اور افطاری کے اوقات شائع کرنا۔ دارالقرآن اور دارالحدیث کے نام سے عمارات بنانا وغیرہ۔ یہ سب اعتراضات کوتاہ بینی کی وجہ سے ہوئے ہیں۔

حقیقتاً انبیاء کرام علیہم السلام کی پیدائش محض اس لئے ہوئی ہے کہ مخلوقات کو اپنے وسیلہ سے پاک و صاف کریں اور اللہ تعالیٰ تک پہنچائیں۔ ظاہر ہے کہ اگر بندے ان کی حیات میں محتاج ہیں تو ویسے ہی بعد ممات میں بھی محتاج ہیں اور عالم برزخ میں بھی وہ اسی طرح وسیلہ ہیں اور یہ بھی ثابت ہے کہ بلا وسیلہ تقرب ممتنع ہے۔

اللہ قادر و کریم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین ﷺ

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوری ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبالوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان و قرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوہ
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت و اہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارِج اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہ السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

دُعا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکلکشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
انکے پیارے منہ کی صُبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ محشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھُلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
ان تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُلصراط
آفتابِ ہاشمی نُورُ الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے اٰمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دَولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو